۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 32)

شُتُر مُرغ کے بارے میں دِلچسپ معلومات

مسلمان کو شیطان کہنا کیسا؟ 02

کیا بلیوں کے رونے سے آفت آتی ہے؟ 07

ہر وقت غُصّے میں رہنے کا علاج 15

کیا کوئی انسان خواب میں جنّت دیکھ سکتا ہے؟ 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شُتُر مُرغ کے بارے میں دِلچسپ معلومات (1)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک پر حَق ہے کہ وہ اس کے اس دِن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔ (2)

لنگرِ رضویہ کے لیے شُتُر مُرغ

سُوال: تین شُتُر مُرغ لنگرِ رضویہ کے لیے آئے ہیں، انہیں بیچ کر لنگرِ رضویہ میں وہ رَقم صَرف کی جائے یا ان کا گوشت ہی اِستعمال کیا جائے؟ نیز شُتُر مُرغ کے حوالے سے کچھ معلومات بھی بیان فرما دیجیے۔ (وِیڈیو میں تین شتر مُرغ دِکھا کر یہ سُوال کیا گیا۔)

جواب: مَاشَآءَ اللّٰہ! اگر کسی نے یہ شُتُر مُرغ (Ostrich) لنگرِ رضویہ کے لیے دیئے ہیں تو انہیں بیچنا جائز نہیں۔ البتہ اگر دینے والا اصل مالِک خود اِجازت دے کہ اگر آپ چاہیں تو پکا کر کھالیں، چاہیں تو بیچ کر ان کی رَقم لنگرِ رضویہ میں صَرف کر دیں، اب انہیں بیچنا بھی جائز ہو گا۔ شاید شُتُر مُرغ بہت مہنگا پرندہ ہو گا، میں نے کبھی اِس کا گوشت نہیں کھایا اور نہ کبھی یہ تصوُّر کیا کہ کوئی لنگرِ رضویہ کے لیے شُتُر مُرغ بھی دے سکتا ہے۔ مجھے تو یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کا گوشت بازار میں بِکتا بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال اگر اصل مالک نے لنگرِ رضویہ کے لیے ہی یہ شُتُر مُرغ دیئے ہیں تو انہیں ذَبح کر کے پکا کر کِھلا دیا جائے۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 16 فروری 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

شُتُر مُرغ کے بارے میں دِلچسپ معلومات

شُتُر مُرغ (Ostrich) سب سے بڑا پرندہ ہے اور دُنیا میں جتنے پرندے پائے جاتے ہیں ان میں سب سے قد آور ہے یعنی اس کی Height (اونچائی) سب سے زیادہ ہے۔ عام طور پر شُتُر مُرغ کا قد چھ سے آٹھ فٹ ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی میں نُمایاں حصہ اِس کی گردن اور ٹانگوں کا ہے۔ عموماً اس کا وزن 200 سے 300 پاؤنڈ یا 100 سے 150 کلو گرام ہوتا ہے۔ اس کے بازو یا پنکھ کمزور ہوتے ہیں۔ وزن دار بدن ہونے کی وجہ سے یہ پرندہ ہونے کے باوجود اُڑ نہیں سکتا۔ قدرت نے اسے بہت مَضبوط ٹانگیں عطا کی ہیں جن سے یہ بہت تیز دوڑ سکتا ہے۔ اِس کی عمومی رَفتار 30 سے 35 میل فی گھنٹہ ہے یعنی دو مِنَٹ میں تقریباً ایک کلو میٹر تک دوڑ لیتا ہے۔ شُتُر مُرغ کی مادہ (یعنی Female) ایک وقت میں 10 سے 12 انڈے دیتی ہے۔ ایک انڈے کا وزن تقریباً تین پونڈ یعنی تقریباً ڈیڑھ کلو ہوتا ہے، ڈیڑھ کلو کا شُتُر مُرغ کا یہ انڈا دُنیا میں موجود تمام پرندوں کے انڈوں میں سب سے بڑا اور وزنی ہوتا ہے۔ شُتُر مُرغ کا گوشت بے پناہ فوائد کا حامل ہے۔ ڈپریشن اور پٹھوں میں دَرد کی شکایت کرنے والے اَفراد شُتُر مُرغ کے وٹامن B.2 سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ شُتُر مُرغ کا گوشت کھانے سے موٹاپا کم ہوتا ہے۔ اِس کی چربی بچوں کے لیے فائدہ مند ہونے کے عِلاوہ مختلف دَواؤں میں بھی اِستِعمال ہوتی ہے۔ طِبّی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے بچے جن کی پیدائش کے وقت ہڈیاں کمزور ہوں اور وہ چلنے میں دُشواری محسوس کرتے ہوں اگر شُتُر مُرغ کی چربی سے ان کے ہاتھ پاؤں کی مالش کی جائے تو ان کی یہ کمزوری دُور ہو سکتی ہے اور وہ جلد چلنا پھرنا شروع کر سکتے ہیں۔

مسلمان کو شیطان کہنا کیسا؟

سُوال: کسی کو شیطان کہنا کیسا ہے؟

جواب: کسی کو شیطان کہنے سے مُراد یہ نہیں ہوتا کہ وہ واقعی شیطان ہے، شرارتی کو بھی شیطان بولتے ہیں۔ کسی مسلمان کو شیطان کہنے میں اس کی توہین ہے، اُس کا دِل دُکھے گا لہٰذا اِس سے بچنا چاہیے ورنہ بولنے والا گناہ گار ہوگا۔[1]

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۵۶ ماخوذ از رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

قرآنِ پاک تحفے میں دینا

سُوال: اگر کسی کو قرآنِ پاک تحفے میں دیا اور اس نے قرآنِ پاک میں جو سجدے ہوتے ہیں وہ سجدے نہ کیے تو کیا وہ قرآنِ پاک کا تحفہ قبول ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر قرآنِ کریم کا نُسخہ کسی کو تحفے میں دیا تو ثواب ملے گا۔ آیتِ سجدہ پڑھنے سننے کے جو بھی مَسائل ہیں ان کے مُطابق جب سجدہ کسی پر واجب ہو گا تب اسے سجدہ کرنا ہو گا۔ اب جسے قرآنِ کریم دیا گیا، اگر وہ آیتِ سجدہ پڑھ یا سُن کر سجدہ نہیں کرتا تو یہ اس کا مُعاملہ ہے، اگر سجدہ واجب ہونے کے باوجود نہیں کرے گا تو وہ گناہ گار ہو گا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جسے قرآنِ کریم کا نُسخہ تحفے میں دیا گیا اُسے پڑھنا ہی نہ آتا ہو۔ بہر حال ایسے شخص کو بھی قرآنِ کریم تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سجدۂ تلاوت نہ کرنے کی صورت میں اِیصالِ ثواب ہو جائے گا؟

سُوال: اگر کسی نے پورا قرآنِ پاک پڑھا لیکن اس نے سجدۂ تلاوت نہیں کیے تو کیا قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب کسی کو تحفے میں دے سکتا ہے؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: قرآنِ پاک پڑھنے والے پر جو سجدے واجب ہوئے تھے، وہ اب بھی باقی ہیں۔ ان کو ادا کرنے کا وقت عمر بھر ہے۔ اگر سجدے کبھی بھی نہ کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔[1] بہر حال ایسی کوئی رِوایت نہیں پڑھی کہ جب تک سجدے نہ کیے جائیں تو اس کو تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا لہٰذا جب اس کو ثواب ملے گا تو اِیصالِ ثواب بھی کر سکتا ہے۔

کاغذ کا اَدَب اور پیداوار؟

سُوال: پہلے کے دور میں کاغذ کی پیداوار کس طرح کی جاتی تھی جبکہ اُس وقت اتنی ٹیکنالوجی بھی نہیں تھی؟ نیز اُس وقت لوگ کاغذ کی تعظیم بھی کیا کرتے تھے تو کیا ہمیں بھی کاغذ کی تعظیم کرنی چاہیے؟

جواب: شروع میں تو بہت ساری چیزوں کی پیداوار میں کافی دُشواریاں تھیں۔ کاغذ پہلے کے دور میں تھا ہی نہیں مگر لکھنے

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجودۃ التلاوۃ، ۲/۷۰۳ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

پڑھنے کا سلسلہ اس وقت بھی ہوتا تھا۔ دَرخت کے چھلکوں، پتوں اور ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا، اونٹ کی ہڈی چوڑی ہوتی ہے اس پر بھی لکھا جاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ آسانیاں ہوتی چلی گئیں اور کاغذ کے شُعبے میں بھی ترقی ہوئی۔ رہی بات تعظیم کی تو کاغذ کی تعظیم پہلے بھی ہوتی تھی اور اب بھی ہمیں کرنی چاہیے کیونکہ کاغذ پر قرآن و حدیث، شَرعی مَسائل اور اللہ پاک اور اس کے رَسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک نام لکھے جاتے ہیں۔[1] جو کاغذ لکھنے کے لیے بنایا جاتا ہے اس کی تعظیم کرنی چاہیے، ٹشو پیپر چونکہ لکھنے کے لیے نہیں بنایا جاتا اور نہ ہی وہ لکھنے کے لیے کارآمد ہے لہٰذا اس کی تعظیم بھی نہیں۔[2]

مانگ کر مِسواک کرنا منع ہے

سُوال: اگر کسی کے پاس مِسواک نہ ہو، کیا وہ کسی سے مانگ کر مِسواک کر سکتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں دوسروں سے مِسواک مانگنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے رِوایت ہے کہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: لوگوں سے مانگنے سے بچو، اگرچہ مِسواک ہی کیوں نہ ہو۔[3] یعنی مِسواک مانگنا بھی منع ہے بلکہ جب تک ضَروری نہ ہو اس وقت تک سُوال سے بچنا چاہیے۔

غُرَبا زکوٰۃ و صَدَقات نہ لیں تو انہیں کس طرح دیئے جائیں؟

سُوال: کچھ لوگ غریب ہونے کے باوجود زکوٰۃ، صَدَقات یا گوشت وغیرہ لینے سے اِنکار کر دیتے ہیں، انہیں یہ چیزیں کس طرح دی جائیں؟

جواب: سفید پوش آدمی زکوٰۃ لینے سے کَتراتا ہے لہٰذا اسے زکوٰۃ کہہ کر نہیں دینی چاہیے، یہ بھی نہ کہیں کہ یہ زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ گفٹ کہہ کر دے دیں یا مُنہ سے کچھ بھی نہ بولیں۔ اگر کوئی حق دار ہے تو اسے صَدَقہ یا زکوٰۃ کہہ کر دینا ضَروری بھی نہیں۔[4] دِل میں زکوٰۃ کی نیت ہونا کافی ہے بلکہ اگر کسی کو زکوٰۃ دیتے وقت نیت نہیں تھی تو جب تک وہ چیز زکوٰۃ لینے

---

1 ...... فیضانِ سنت، باب فیضان بسم اللہ، ص ۱۱۰ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی بحوالہ مفتی اعظم کی اِستقامت و کرامت، ص ۳۲۴

2 ...... ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، فصل فی الاستنجاء، ۱/ ۶۰۶-۶۰۷ ماخوذاً

3 ...... معجم کبیر، سعید بن جبار عن ابن عباس، ۱۱/ ۳۵۱، حدیث: ۱۲۲۵۷

4 ...... فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول فی تفسیرھا و صفتھا و شرائطھا، ۱/ ۱۷۱ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

والے کے پاس ہے مثلاً رَقم تھی اور اس نے ابھی تک خرچ نہیں کی یا کھانے کی چیز تھی اور اس نے اب تک نہیں کھائی تو اب بھی زکوٰۃ کی نیت کر سکتے ہیں۔[1]

”اللہ آپ کو اتنا رِزق دے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ کہنا کیسا؟

سُوال: ہمارے یہاں بڑی بوڑھیاں اکثر اِس طرح دُعا دیتی ہیں کہ ”اللہ پاک آپ کو اتنا رِزق عطا فرمائے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ اِس طرح کی دُعا دینا کیسا ہے؟ (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ سے سُوال)

جواب: ”اللہ پاک آپ کو اتنا رِزق عطا فرمائے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ یہ ایک مُبالغہ ہے۔ اِس طرح دُعا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد کی جگہ ”M“ لکھنا کیسا ہے؟

سُوال: کیا نامِ محمد پورا لکھا جائے یا انگلش میں صرف ایم ”M“ لکھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اُردو میں ”محمد“ وہی عربی والے انداز میں لکھتے ہیں لہٰذا اسی طرح لکھنا ہی مُناسب ہے۔ صِرف ایم ”M“ لکھنا شارٹ فارم ہے لہٰذا یہ نہ لکھا جائے۔ اِسی طرح بعض ”Mohd“ یا ”Md“ بھی لکھتے ہیں حالانکہ پورا لکھنے میں دیر کتنی لگتی ہے یا کاغذ کتنا لگتا ہے؟ بس سُستیاں ہیں۔

عورت کی آنکھ پھڑکنے سے شگون لینا کیسا؟

سُوال: جب عورت کی سیدھی یا اُلٹی آنکھ پھڑکے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: (مَرد یا عورت کسی کی بھی) سیدھی یا اُلٹی آنکھ پھڑکنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ عوام کی باتیں ہیں کہ اُلٹی آنکھ پھڑکنے میں بَدشگونی اور بُری فال لیتے ہیں حالانکہ بُری فال لینا ناجائز ہے۔[2] مزید معلومات کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی 128 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کا مُطالعہ کیجئے۔ اِس کتاب میں اتنی معلومات ہیں کہ اسے پڑھنے کے بعد آپ کی آنکھیں کُھل

1 ...... درمختار، کتاب الزکوۃ، ۳/۲۲۲ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... بدشگونی لینا حرام اور نیک فال یا اچھا شگون لینا مُستحب ہے۔ (حدیقۃ ندیۃ، الخلق الخامس والعشرون، التطیر والطیرۃ، ۳/۱۷۵-۱۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

جائیں گی اور آپ حیران رہ جائیں گے کہ ابھی تک یہ مَسائل مجھے معلوم ہی نہیں تھے۔

عمرے پر جانے والا حلق کب کروائے؟

سُوال: جب عمرے پر جائیں تو عمرے سے پہلے سر گنجا کروائیں یا بعد میں؟

جواب: عمرے سے پہلے حلق کروانے کا تو کوئی مقصد نہیں ہے، البتہ اگر کسی مَرد کے بال بڑے ہیں اور یہ خطرہ ہے کہ اِحرام کی نیت کے بعد ہاتھ لگنے یا وُضو کرنے میں بال جھڑتے رہیں گے تو وہ حلق کروالے۔ "اِحرام میں خود بخود سارے بدن کے بال بھی جھڑ جائیں تو کفارہ نہیں ہے۔"[1] لیکن اگر ہاتھ لگانے، بدن کُھجانے یا وُضو کرنے سے بال جھڑتے ہیں تو ان پر کفارہ ہے۔[2] لہٰذا کفارے سے بچنے کے لیے حلق کروالے، نہیں بھی کروایا تو بھی حرج نہیں۔

حلق یا تقصیر کب واجب ہے؟

اِحرام سے باہر ہونے کے لیے حلق یا قصر دونوں میں سے ایک واجب ہے۔[3] مَرد کے لیے حلق یعنی پورا سر مُنڈوانا افضل ہے[4] اور سر کے چوتھائی حصے کے کم از کم ایک ایک پورے کے برابر بال کاٹنا واجب ہے۔[5] قصر میں اگر زیادہ بال کٹے تو بھی حرج نہیں ہے۔ اسلامی بہن کو سر مُنڈانا، حلق کروانا حرام ہے، ان کے لیے قصر ہی واجب ہے لہٰذا وہ قصر ہی کروائے۔[6]

مَدَنی چینل دیکھتے ہوئے تسبیح پڑھنا

سُوال: کیا مَدَنی چینل دیکھتے وقت تسبیح پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر شرعی مَسائل بیان ہو رہے ہوں تو اِس دوران تسبیح پڑھنے سے توجہ بٹے گی، تسبیح پڑھنا اور بیان سننا دونوں

1 ...... المسلک المتقسط، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص۳۲۸ باب المدینہ کراچی

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنایات، الفصل الثالث فی حلق الشعر و قلم الاظفار، ۱/ ۲۴۳ ماخوذاً

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۹۱

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۱۱، حصہ:۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

5 ...... رفیق الحرمین، ص۶۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

6 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۱۱۱، حصہ:۶

www.dawateislami.net

کام ایک ساتھ نہیں ہو سکیں گے لہٰذا اِس دَوران کچھ پڑھنے کے بجائے یکسوئی اور توجہ کے ساتھ بیان اور مَسائل سننے چاہئیں۔ البتہ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر آئے تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہنے میں حرج نہیں ہے۔ یُوں ہی موقع کی مُناسبت سے سُبْحٰنَ اللہ! بھی کہہ سکتے ہیں۔

دادو تحسین کے لیے سُبْحٰنَ اللہ! کہنا ذِکر نہیں

سُوال: بعض مُبَلِّغین حاضرین سے بار بار سُبْحٰنَ اللہ! کہلواتے اور اس پر جنَّت میں دَرخت لگنے کی بشارت سُناتے ہیں، کیا یہ دُرُست ہے؟[1]

جواب: بعض نادان مُبَلِّغین کہتے ہیں کہ بولو: سُبْحٰنَ اللہ! جنَّت میں دَرخت لگے گا۔ ایسا نہ کہا جائے کیونکہ یہاں سُبْحٰنَ اللہ! کہلوانا اپنے نفس کے لیے ہوتا ہے مثلاً بیان کر رہے ہیں اور کوئی لِفٹ نہیں کروارہا تو کہتے ہیں: بولو: سُبْحٰنَ اللہ، تو یہ ذِکر نہیں بلکہ کلمۂ تحسین ہے جس سے نفس کو مزہ آتا ہے۔ بعض بولتے ہیں: مَاشَآءَ اللہ! کیا بات ہے! یہ بھی کلمۂ تحسین کہلاتا ہے۔ بہر حال نعت شریف، شِعر یا کوئی اچھی بات سُن کر سُبْحٰنَ اللہ، مَاشَآءَ اللہ یا اس جیسے دوسرے اَلفاظ کہنا ذِکر نہیں بلکہ دادو تحسین ہے۔[2] ان پر وہ اَحادیثِ مُبارَکہ مُنطَبِق کرنا دُرُست نہیں جن میں ذِکر کا ثواب بیان کیا گیا ہے۔ البتہ اگر کوئی ذِکر کی نیت سے سُبْحٰنَ اللہ وغیرہ کہے، دادو تحسین مقصود نہ ہو تو اس کے لیے ثواب ہے۔

کیا بلیوں کے رونے سے آفت آتی ہے؟

سُوال: بلیاں جب روتی ہیں تو اِس سے کیا ہوتا ہے؟ (کوئٹہ سے سُوال)

جواب: بلیوں کے رونے سے بَدشگونی نہیں لینی چاہیے۔ بلیوں کے رونے پر یہ سمجھنا کہ بس کوئی آفت آنے والی ہے، لہٰذا فُلاں سفر یا فُلاں سودا کینسل کر دو ورنہ نُقصان ہو جائے گا تو حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ بلی بھی روتی ہے، بندہ بھی روتا ہے اور بچے بھی روتے ہیں۔ اِس سے بَدشگونی لینے کے بجائے عبرت حاصِل کرنی چاہیے جیسا کہ ایک کتاب میں

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... شیخ الاسلام امام محمود بن احمد بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے تعجب کے اظہار کے اِرادے سے "سُبْحٰنَ اللہ" کہا تو وہ تعجب کرنے والا کہلائے گا، ذِکر کرنے والا نہ ہوگا۔ (المحیط برھانی، کتاب الصلاۃ، الفصل السادس عشر فی التغنی والالحان، ۱/۴۴۰، دار احیاء التراث العربی بیروت)

www.dawateislami.net

لکھا ہے کہ بچے جب روئیں تو جہنمیوں کا رونا یاد کریں۔[1] بچہ ایسے لگتا ہے کہ بے بسی کے ساتھ رو رہا ہے، تو جہنم میں بھی بے بسی کے ساتھ رونا ہو گا۔ بس اللہ پاک ایسا کرم کرے کہ ہم جہنم میں ہی نہ جائیں جو رونا پڑے۔ اللہ کرے کہ ہم جہنم میں جانے والے کام کرنے کے بجائے نیکیاں ہی کرتے رہیں۔

بلیاں کیوں روتی ہیں؟

سُوال: اگر کسی گھر میں بلیاں روتی اور چیخیں مارتی ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ اس گھر میں جادو یا جنات ہیں، کیا اس کی کوئی حقیقت ہے؟

جواب: اِن باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ چونکہ بلیوں میں بھی اِحساس ہوتا ہے، ان کا بھی کچھ نہ کچھ حافظہ ہوتا ہے جبھی تو یہ مانوس ہوتی ہیں۔ کسی کے گھر جاتی ہیں تو اسی کے دَروازے میں داخل ہوتی ہیں، دوسرے کے دَروازے میں داخل نہیں ہوتیں، اِس کا مَطلب یہ ہے کہ انہیں یاد رہتا ہے۔ بلی کے رونے کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ کسی جانور نے اس کے سامنے اس کا بچہ کھالیا ہو جس کا صدمہ اس کے جگر میں بیٹھ گیا ہو، جب اس کی یاد آتی ہو تو اس وجہ سے چیختی اور روتی ہو۔ بہر حال بلی کے رونے کی ایسی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے لہٰذا بلی کے رونے کا یہ مَطلب نہیں لینا چاہیے کہ یہاں جِنّات ہیں۔

جِنّات عموماً ہر جگہ ہوتے ہیں

جِنّات تو عام طور پر ہر جگہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کی تعداد اِنسانوں کے مقابلے میں نو گنا زیادہ ہے۔[2] یعنی ایک اِنسان ہے تو نو جِنّ ہیں۔ اِس کو یُوں سمجھیے کہ اگر دُنیا میں ایک کروڑ اِنسان رہتے ہیں تو نو کروڑ جِنّ رہتے ہیں۔ ہر جِنّ ستاتا نہیں ہے جیسے ہزاروں اسلامی بھائی مختلف جگہوں میں جمع ہو کر مَدَنی مذاکرے میں شریک ہوتے ہیں، کوئی کسی کو تنگ نہیں کرتا، سب پُر سکون بیٹھے ہوتے ہیں تو اِسی طرح جِنّات بھی پُر سکون ہوتے ہیں۔ البتہ بعض جنات شریر بھی ہوتے ہیں جو اِنسانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ نقصان پہنچانے والے تو بعض اِنسان بھی ہوتے ہیں جو مجمع میں اس تاک میں ہوتے

---

1 ...... موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الرقة والبکاء، ۳/۲۱۸، الرقم: ۲۵۳ المکتبة العصریة بیروت

2 ...... تفسیر طبری، پ۱۷، الانبیآء، تحت الآیة: ۹۶، ۹/ ۸۵، حدیث: ۲۴۸۰۳ دار الکتب العلمیة، بیروت

www.dawateislami.net

ہیں کہ کسی کی جیب کاٹ لیں یا کسی کی چپل اُٹھالیں۔

کیا نابالغی کی حالت میں کیے ہوئے حج سے فرض حج ادا ہو جاتا ہے؟

سُوال: اگر کسی نے بالغ ہونے سے پہلے حج کر لیا تھا، اب بالغ ہونے کے بعد صاحبِ اِستطاعت ہونے پر اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہو گا یا پہلے جو کر لیا تھا وہی کافی ہے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: نابالغ پر حج فرض نہیں ہوتا لیکن اگر اس نے حج کر لیا تو اس پر ثواب پائے گا کیونکہ نابالغ کی نیکی مقبول ہے۔ البتہ نابالغی کی حالت میں کیے گئے حج سے فرض حج ادا نہیں ہو گا لہٰذا بالغ ہونے کے بعد اگر وہ صاحبِ اِستطاعت ہوا اور حج فرض ہونے کی دِیگر شرائط بھی پائی گئیں تو اب اسے فرض حج کرنا ہو گا۔[1] زندگی میں ایک بار حج فرض ہے۔[2] بعض لوگ بَرسرِ روزگار ہونے کو حج کے فرض ہونے کی شرط سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

کسی کے حج کروا دینے سے فرض حج کب ادا ہو گا؟

سُوال: اگر کسی شرعی فقیر نے حج کر لیا اور پھر وہ بعد میں صاحبِ حیثیت ہو گیا تو کیا اب اُسے دوبارہ حج کرنا پڑے گا؟

جواب: اگر حجِ بدل کیا تھا تو پھر اس کا اپنا فرض حج ادا نہ ہوا[3] حج کے مَسائل میں شرعی فقیر کی اِصطلاح نہیں ہے بلکہ حج کی شرائط کا اِعتبار ہے۔ اگر کسی کے پاس اَربوں روپے ہیں لیکن وہ ایسا بیمار ہے کہ سفر کر ہی نہیں سکتا تو اب اُس پر لازم نہیں کہ خود حج کرے ہی کرے بلکہ وہ چاہے تو حجِ بدل کروا دے یا حج کرنے کی وصیت کر دے۔ اِسی طرح اگر کسی شخص کو کسی نے تحفے میں رقم دی اور اُس نے اس رقم سے حج کر لیا تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا اور اگر کسی نے حج کروا دیا جیسا کہ آجکل لوگ حج کے لیے بھیج دیتے ہیں تو بھی فرض حج ادا ہو جائے گا۔[4]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۷۵
2. فتاویٰ هندیة، کتاب المناسک، الباب الاول فی تفسیر الحج وفرضیته...الخ، ۱/ ۲۱۶
3. بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۰۱، حصہ: ۶
4. میقات سے باہر کا رہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اُس کے لیے شرط نہیں، لہٰذا اگر فقیر ہو جب بھی اُسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کریگا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہو گا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہو گیا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰۴۱، حصہ: ۶)

www.dawateislami.net

فیکٹری میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہونا

سُوال: میرا دوست ایک ملک میں کام کرتا ہے، اس کا کہنا ہے کہ مجھے فجر اور عشا کی نماز تو گھر میں پڑھنا نصیب ہو جاتی ہے لیکن ظہر، عصر اور مغرب کے اوقات میں فیکٹری میں ہوتا ہوں، اب اَلمیہ یہ ہے کہ فیکٹری کے اندر نماز پڑھنے کی جگہ نہیں اور باہر برف ہی برف ہوتی ہے تو اِس صورت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تو فرض ہے۔ اگر فیکٹری میں نماز پڑھنا ممکن نہیں تو پھر ایسی جگہ نوکری چھوڑنی ہو گی۔[1] نماز تو معاف نہیں ہو گی۔ لہٰذا کوشش کر کے نماز کے لیے کچھ جگہ بنا لے۔ نماز کے لیے ویسے بھی تھوڑی سی جگہ چاہیے جو معمولی کوشش کے بعد فیکٹری میں بنائی جا سکتی ہے۔ نماز پڑھنے والے تو ٹرین اور ہوائی جہاز میں بھی کوئی کونا تلاش کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں۔

خالہ سے کس طرح صُلح کی جائے؟

سُوال: اگر کوئی شخص اپنی خالہ سے تین سال سے نہ بول رہا ہو تو اسے کس طرح صُلح کرنی چاہیے؟

جواب: اُسے صُلح کرنے کے لیے اپنی خالہ کے پاس خود چل کر جانا چاہیے اور اُن سے مُعافی مانگ لینی چاہیے۔ یاد رہے! تین سال کا عرصہ گزر جانے کے سبب خالہ سے دُشمنی باقی رکھنا جائز نہیں ہو جائے گا بلکہ صِلۂ رحمی واجب ہونے کے باعث رِشتہ جوڑنا ہی پڑے گا۔ اگر کسی ناجائز طریقے پر رِشتہ کٹا تھا تو جو تین سال کا عرصہ گزرا اس کی بھی خالہ سے مُعافی مانگنا ہو گی۔ البتہ اگر ملک سے باہر ہونے یا اس طرح کی کسی دوسری صورت کے پائے جانے کی وجہ سے خالہ سے رابطہ ہی نہیں ہو پاتا تھا تو یہ الگ بات ہے۔

ذِمَّہ داران اور مُبَلِّغین کے لیے صِلۂ رحمی کے مَدَنی پُھول

سُوال: دعوتِ اسلامی کے ذِمَّہ دار یا مبلغ اسلامی بھائی کو صِلۂ رحمی (یعنی رِشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک) کے مُعاملے میں اپنا زیادہ کردار ادا کرنا چاہیے اور اُسے اپنے خاندان اور رِشتہ داروں سے زیادہ اچھے طریقے سے میل جول اور اُن کے دُکھ سُکھ میں شریک رہنا چاہیے تاکہ وہ انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شامل کر سکے۔ اگرچہ ہمارے مبلغ اسلامی

1 ...... جہنم کے خطرات، ص ۱۹۲ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بھائیوں کی اپنے خاندانوں میں مدنی کاموں کی کوششیں ہوتی ہوں گی لیکن عام طور پر دیکھا یہ جاتا ہے کہ خاندان اور گھر کے جو عاشقانِ رَسول ہوتے ہیں مثلاً بھائی، والد، ماں، بہن وغیرہ ان کے مدنی ماحول میں آنے کی تعداد کم ہوتی ہے، اس کی وجہ شاید یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ذِمَّہ دار یا مبلغ اسلامی بھائی خاندان میں ملنا جلنا کم کرتے ہوں گے تو آپ یہ راہ نمائی فرما دیجیے کہ اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلغ یا ذِمَّہ دار کو کیا کِردار ادا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس سلسلے میں میرا بہت پُرانا واقعہ کچھ یُوں ہے کہ جب دعوتِ اسلامی کو بنے ہوئے تھوڑے ہی سال ہوئے تھے اور ہمارے ملک کے حالات بھی اچھے تھے جس کے باعث میرے لیے حفاظتی اُمور کے مَسائل نہیں تھے اور میری حفاظت کے لیے حارسین اور گارڈز وغیرہ بھی میرے ساتھ نہیں ہوا کرتے تھے اُس وقت کچھ خاندانی مَسائل کی وجہ سے میرے گھر والوں کا میری خالہ جان کے گھر آنا جانا موقوف ہو گیا۔ اپنے گھر کا چھوٹا فَرد ہونے کی وجہ سے اگرچہ میرا ان مَسائل سے کوئی تعلق یا قصور نہیں تھا مگر پھر بھی میں نے ہمت کی اور بقر عید کے دِن اپنی خالہ کے گھر اچانک اکیلا چلا گیا۔ میرے اِس طرح جانے سے میری خالہ جان کے گھر والے حیرت میں ڈُوب گئے اور چونکہ اس وقت دعوتِ اسلامی بن چکی تھی اور میری کچھ شُہرت ہو چکی تھی لہٰذا میرے خالو نے مجھے بولا: پتا چلا ہے کہ تو بہت بڑا آدمی بن گیا ہے اور چل کر ہمارے گھر آیا ہے! میں نے کہا: جی ہاں! میں صُلح کرنے کے لیے آیا ہوں۔ بہر حال اُن سے ملاقات کرنے کے بعد میں اپنے گھر آیا اور اپنی بہن وغیرہ سے کہا کہ موقع اچھا ہے اور میں نے خالہ جان سے صُلح کی راہ ہموار کر دی ہے لہٰذا اب تم لوگ بھی جا کر مل آؤ تا کہ ہمارے فاصلے ختم ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے گھر سے میری بہن اور میرے بچوں کی امی گئیں اور خالہ جان سے مل آئیں تو اس طرح مُعافی تلافی کی ترکیب بن گئی، تو کسی کو راضی کرنے کے لیے سینے پر پتھر رکھنا پڑتا ہے کیونکہ جہاں بچپن سے جُدائی ہو اور پھر بچہ جوان بلکہ بال بچوں والا ہو جائے اور مُعاشرے میں اس کا نام ہو اور دو چار آدمی اس کے آگے پیچھے گھومنے والے بن جائیں اور وہ اس طرح کسی کے گھر چلا جائے یہ نفس پر بڑا گراں ہے۔

یہ واقعہ بتانے سے پہلے میں نے بہت سوچا کہ بتاؤں یا نہ بتاؤں اور اِس طرح کا ایک سُوال پہلے بھی مجھ سے ہوا تھا مگر اُس وقت میں نے یہ واقعہ نہیں بتایا پھر جب نگرانِ شُوریٰ نے دعوتِ اسلامی کے مبلغین کے حوالے سے بات کی تو میں

نے اپنا یہ واقعہ بتایا۔ یقیناً میرے اِس طرح میل جول کرنے سے میرے خالو پر دعوتِ اسلامی کا اچھا اثر پڑا ہوگا کہ یہ ہمارا بچہ اچھا ہے کیونکہ میں تو اپنے خالو کے بچوں کے ساتھ کھیلا ہوا تھا تو یوں اُن کا بچہ ہی تھا۔ بعض اوقات ایسے حالات پیش آ جاتے ہیں کہ آپس میں دُوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ میرے خالو نے یہ سوچا ہوگا کہ دعوتِ اسلامی اتنی بڑی تحریک ہے اور اس کا یہ ذِمّہ دار ہمارے گھر خود چل کر آیا تو دعوتِ اسلامی اچھا کام کر رہی ہے اور اس سے اچھے لوگ وابستہ ہیں۔

صُلح کے لیے خود چل کر جانے میں نقصان نہیں فائدہ ہوتا ہے

صُلح کرنے کے لیے خود چل کر جانے میں نقصان نہیں فائدہ ہی ہوتا ہے۔ آپ جتنے بڑے آدمی ہوں گے اور جتنی زیادہ عاجزی کریں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا لہٰذا اگر آپ کا خاندان کے کسی بھی فرد سے ایسا مسئلہ ہے تو آپ پہل کیجیے، اگر آپ پہل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ یاد رکھیے! بعض اوقات تعلقات توڑنا جائز بھی ہو جاتا ہے جیسے کوئی عقیدے کا مسئلہ ہے اور اس کی وجہ سے تعلقات کو چھوڑا ہے مثلاً خاندان کا کوئی فرد نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ مُرتد ہو گیا اور عُلَما نے اسے مُرتد تسلیم کیا ہو نہ کہ آپ نے اپنی مَرضی یا اپنی ناسمجھی سے اُسے مُرتد ٹھہرا لیا ہو تو ایسے شخص سے تعلقات کو ترک کرنا ہوگا۔ اور اگر ایسا معاملہ نہیں بلکہ محض ذاتی وجوہات کی وجہ سے تعلقات توڑ دیئے ہیں اب اگر نَعُوْذُ بِاللّٰہ قطع رحمی (یعنی رِشتہ توڑنے) کی صورت ہو تو یہ گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے[1] اور اس صورت میں صِلۂ رحمی واجب ہے۔[2] آجکل لوگ بات بات پر رِشتہ داری توڑ دیتے ہیں حالانکہ رِشتہ داری توڑنا جائز نہیں۔ رِشتہ داری کا لحاظ تو یہاں تک ہے کہ ناراض رِشتہ دار کو صَدَقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[3] جو رِشتہ دار ہمیں دعوت دے ہم صِرف اسے دعوت دیں اور جو ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے ہم اسی کے ساتھ اچھا سلوک کریں تو رشتہ داری کی اِس صورت کو بہارِ شریعت میں اَدلا بدلا لکھا ہے۔[4] فُلاں اچھا کرے گا تو میں بھی اس کے ساتھ اچھا کروں گا یہ کوئی کمال

1 ...... الزواجر، الکبیرۃ الثالثۃ بعد الثلاثمائۃ: قطع الرحم، ۲/ ۱۵۵ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت/ جہنم میں لے جانے والے اعمال (مترجم)، ۲/ ۲۸۱ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۵۵۸، حصہ: ۱۶

3 ...... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/ ۱۳۸، حدیث: ۲۳۵۸۹ دار الفکر بیروت

4 ...... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۵۹

www.dawateislami.net

نہیں ہے بلکہ کمال تو یہ ہے کہ کوئی ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے یا نہ کرے ہم آگے بڑھ کر اُس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ اِس طرح اچھا سلوک کرنے میں بہت بڑا ثواب بھی ہے کیونکہ ایسا کرنے میں نفس کی بڑی کاٹ ہے۔ آپ دعوتِ اسلامی میں ہوں یا نہ ہوں سب کو آپس میں شیر و شکر رہنا چاہیے کیونکہ یہ مسئلہ صِرف دعوتِ اسلامی والوں کے لیے نہیں ہے بلکہ جو بھی مسلمان ہیں سب کے سب یہ ذہن بنالیں کہ رِشتہ داری توڑنا حرام ہے اور جوڑنا واجب ہے، اگر رِشتہ داری نہیں جوڑیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ فی زمانہ کسی کی خالہ سے بگڑی ہوئی ہے تو کوئی ماموں سے خواہ مخواہ رُوٹھ کر بیٹھا ہوا ہے تو کسی کی بیوی بلا اِجازتِ شرعی شوہر سے رُوٹھ کر گھر پر آ کر بیٹھی ہوئی ہے۔ یاد رہے! جو عورتیں اِس طرح رُوٹھ کر گھر پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں یہ جائز نہیں ہے، انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ہر ایک کو اپنا یہ ذہن بنانا چاہیے کہ ہمیں جوڑ پیدا کرنا ہے۔ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

تُو برائے وصل کردن آمدی

نے برائے فصل کردن آمدی (مثنوی شریف)

”یعنی تو جوڑ پیدا کرنے کے لیے آیا ہے توڑ پیدا کرنے کے لیے نہیں آیا۔“ صِلۂ رحمی سے متعلق مکتبۃُ المدینہ نے ایک بہت پیارا مَدَنی رِسالہ بنام ”ہاتھوں ہاتھ پُھوپھی سے صُلح کر لی“ شائع کیا ہے، اِس میں صِلۂ رحمی سے متعلق مَسائل اور پُھوپھی سے جا کر صلح کرنے والے ایک بھتیجے کی بڑی پیاری اور دِلچسپ حکایت موجود ہے اِس کا مُطالعہ کیجیے۔[1]

مچھلی کے فوائد اور اس کے شرعی اَحکام

سُوال: کون سی مچھلی کھانا جائز ہے؟ نیز مچھلی کھانے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: مچھلی حلال ہے اور مچھلی کے سِوا دریا کا ہر جانور حرام ہے۔[2] جو مچھلی طبعی موت مَر کر پانی میں اُلٹی تیر جائے وہ

---

1 ...... یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الذبائح، الباب الثانی فی بیان مایؤکل من الحیوان ومالایؤکل، ۵/۲۸۹

www.dawateislami.net

حرام ہے۔[1] اگر مچھلی مَری تو پانی میں ہی لیکن طبعی موت سے نہیں بلکہ کسی نے پانی میں کوئی کیمیکل ڈال دیا جس کی وجہ سے یہ مَر گئی یا دوسری مچھلی نے اسے کاٹ لیا تو مَر گئی یا کسی نے کانٹا پھینکا اور کانٹا پھنس گیا اور وہ اس کانٹے کے زخم سے تڑپ تڑپ کر مَر گئی تو ایسی مچھلیاں بھی حلال ہیں۔[2] اِسی طرح اگر زندہ مچھلی کو کسی پرندے نے نوچ ڈالا یا زندہ مچھلی کو کوئی پرندہ اُٹھا کر لے گیا اور اُسے نوچتا رہا اور جب اس نے اُسے نیچے پھینکا تو مَری ہوئی نیچے گِری مگر یہ پتا ہے کہ پرندے نے زندہ حالت میں اُٹھائی تھی تو اب یہ مچھلی بھی حلال ہے۔ یونہی اگر کسی مچھلی نے دوسری زندہ مچھلی نگل لی اور اب اس مچھلی کو پکڑ کر کسی نے کاٹا اور اس کے پیٹ سے مَری ہوئی مچھلی نکلی تو اگر اس کے بدن میں تبدیلی واقع نہ ہوئی ہو جیسے جسم کا نرم پڑ جانا یا بدبودار ہو جانا وغیرہ اس طرح کی کوئی علامت کہ جس کے باعث اسے سڑنا کہیں تو یہ بھی حلال ہے اور اگر تبدیلی آگئی تو اسے کھانا منع ہے۔[3] رہی بات یہ کہ مچھلی کے کیا فوائد ہیں؟ تو ظاہر ہے مچھلی ایک غذا ہے، اگر اسے کھائیں گے تو اس کے فائدے ہی فائدے پائیں گے، اس سے پیٹ بھرے گا اور طاقت آئے گی۔ ہمارے یہاں مچھلی کا سر نہیں کھایا جاتا اور بہت سے لوگ اسے پھینک دیتے ہیں حالانکہ مچھلی کے سر میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔

جھینگے کا شرعی حکم

سُوال: جھینگا کھانا کیسا ہے؟[4]

جواب: یہ قاعدہ تو دُرُست ہے کہ مچھلی کے علاوہ دریا کا ہر جانور حرام ہے مگر جھینگا مچھلی ہے یا نہیں؟ اِس بارے میں عُلَما کا اِختلاف ہے، بعض عُلَما اسے مچھلی تسلیم نہیں کرتے۔ صِرف وُہی عُلَما اسے حلال کہتے ہیں جنہوں نے جھینگے کو مچھلی تسلیم کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جھینگے کے بارے میں تحقیق فرمائی ہے اور اسے مچھلی تسلیم کیا ہے مگر یہ بھی فرمایا ہے کہ جھینگے کے مچھلی ہونے یا نہ ہونے میں عُلَما کا اِختلاف ہے اِس لیے بچنا بہتر ہے۔[5] اب اگر

1 ...... دُرِّ مختار، کتاب الذبائح، ۵۱۱/۹

2 ...... دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح، ۵۱۲/۹ ماخوذاً

3 ...... محیط برھانی، کتاب الصید، الفصل السابع فی صید السمک، ۴۴۹/۶ ماخوذاً

4 ...... یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۳۳۹/۲۰

www.dawateislami.net

کوئی جھینگا کھائے تو گناہ نہیں مگر اسے کھانے سے بچے تو اچھا ہے۔

ہر وقت غُصّے میں رہنے کا علاج

سُوال: میں ہر وقت غصے میں رہتا ہوں اِس کا کوئی حل بتا دیجیے۔

جواب: اِس کا حل یہ ہے کہ آپ کسی طرح اپنے آپ کو یہ بُھلا دیجیے کہ "میں ہر وقت غُصّے میں رہتا ہوں۔" کیا یہ سُوال کرتے وقت بھی آپ غصے میں تھے؟ جب آپ بریانی کھاتے ہیں تو کیا اُس وقت بھی غصے میں ہوتے ہیں؟ جب آپ کہیں دعوتِ ولیمہ میں جاتے ہیں تو کیا آپ کو غصہ چڑھا ہوتا ہے؟ جب آپ کا بچہ مسکراتا ہوا "اَبُو، اَبُو" کہہ کر آپ سے لپٹتا ہے تو کیا آپ اُسے غصے میں اُٹھا کر زمین پر پٹخ دیتے ہیں؟ ہر وقت غصے میں کوئی بھی نہیں ہوتا لہٰذا اگر آپ اپنے ذہن سے یہ نکال دیں گے کہ میں ہر وقت غصے میں ہوتا ہوں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ یہ ایک نفسیاتی اثر ہوتا ہے، بعض لوگ یہ بولتے بولتے غصے میں بھر جاتے ہیں کہ میرا غُصہ خراب ہے لہٰذا میرے سے زیادہ چَڑ بَڑ نہیں کرنا۔ بڑی عمر والوں کے بارے میں تو مشہور ہے کہ وہ غُصّہ زیادہ کرتے ہیں اور بات بات پر غصہ ہو جاتے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اللہ پاک کی رحمت ہے کہ مجھے غصہ بہت کم آتا ہے اور میرا یہ ذہن بھی بنا ہوا ہے کہ مجھے غصہ کم آتا ہے۔ جس دِن خُدانخواستہ شیطان نے میرے ذہن میں یہ بٹھا دیا کہ اب تُو بڈھا ہو گیا ہے، ٹرٹر بہت کرتا ہے اور جب دیکھو غصے میں رہتا ہے اور لوگوں کو جھاڑ دیتا ہے تو اس دِن سے میں جھاڑنا شروع کر دوں گا اور میرا غصہ بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ غصہ تو ایک دن کے بچے کو بھی آتا ہے لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے کم آتا ہے اور جب آتا ہے تو اس کا اِظہار کم ہوتا ہے۔ جب کبھی مجھے غُصہ آتا ہے تو میں کوشش کرتا ہوں کہ اس کو قابو کر لوں کیونکہ اگر غصے میں کسی کا دِل دُکھ گیا تو گناہ میں پڑ جاؤں گا۔ یاد رکھیے! غُصّے میں گناہوں کے صُدور کا اِمکان بہت ہوتا ہے اس لیے غُصّے کو کنٹرول کر لیا جائے اور بندہ چُپ ہو جائے یا غُصّے کا علاج اس طرح کرے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لے، اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے یا وُضو کر لے اِنْ شَآءَ اللہ غُصّہ چلا جائے گا۔ جب بھی غُصّہ آئے تو کوشش کریں کہ آپ غُصّے میں کچھ نہ بولیں بھلے سامنے والے آپ پر ہنس رہے ہوں کیونکہ جب غُصّے میں بندہ بولتا ہے تو اُسے کچھ سُوجھتا نہیں اور کیا سے کیا

www.dawateislami.net

منہ سے نکل جاتا ہے اور پھر بعد میں پچھتانا پڑتا ہے۔ یاد رہے! تلوار اور چاقو کا زخم بھر جاتا ہے لیکن زبان کا زخم جلدی نہیں بھرتا! اگر غُصّے میں کسی کی توہین کر دی پھر بھلے بندہ لاکھ پچھتائے مگر بعض اوقات سامنے والا دِل پر لے لیتا ہے۔ بعض لوگ غُصے میں طلاق دے دیتے ہیں اور پھر مفتی صاحب کے پاس جا کر کہتے ہیں کہ مفتی صاحب! مجھے بہت غُصّہ آ گیا تھا اس لیے میں نے غصے میں طلاق دے دی، مگر اب مجھے بہت افسوس ہے اور میں اپنی بیوی کی غلطی مُعاف کرتا ہوں۔ ایسوں کو مفتی صاحب شاید یہ جواب دیتے ہوں گے کہ خوشی میں طلاق کون دیتا ہے؟ جب غُصہ آتا ہے تب ہی بندہ طلاق دیتا ہے اور اپنا گھر اُجاڑ بیٹھتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہوتا کہ آپ نے اپنی بیوی سے کہا ہو کہ آج تم نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اِس خوشی میں، میں تمہیں تین طلاق کا تحفہ دیتا ہوں لہٰذا آپ کا یہ غصے والا عُذر نہیں چلے گا۔

چوہے کو پکڑ کر بلی کے آگے ڈالنا کیسا؟

سُوال: چوہے کو پکڑ کر بلی کے آگے ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: زندہ جانوروں کو بِلاضرورت اِس طرح نہیں ڈالنا چاہیے کہ یہ بھی اِیذا کا باعث ہے اور ایسا کرنا منع ہے۔ بلی چوہے کو دبوچے گی اور بندہ اس سے تَفْرِیح لے گا اور اس کی جان پر بنی ہو گی یہ دُرُست نہیں۔ ہاں اگر ضرورتاً بلی رکھی کہ چوہے تنگ کرتے ہیں اور وہ اُن کا شکار کرے گی تو چوہے بھاگ جائیں گے تو اب اگر وہ چوہے کا شکار کرتی ہے تو یہ ایک الگ صورت ہے۔ بِلاضَرورت چوہوں کو پکڑ کر بلی کے آگے نہ ڈالا جائے۔ جانوروں پر رحم کرنا چاہیے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ ہوا؟ اِرشاد فرمایا: میں ایک بار تحریری کام کر رہا تھا تو میرے قلم کی نوک پر مکھی بیٹھ گئی اور سیاہی پینے لگی تو میں نے کام روک دیا کہ یہ خود پی کر اُڑ جائے، وہ پی کر اُڑ گئی، تو اس مکھی پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ پاک نے میری مَغْفِرت فرما دی۔ [1] مکھی اگر ستائے اور تنگ کرے تو اسے ضَرورتاً مارنا جائز ہے مگر بِلاضرورت نہیں مار سکتے۔ [2]

---

1 ...... المنن الکبری، الباب السابع، فیہ من النعم نعمۃ عدم تشوف نفسہ الی مکافاتہ علی ھدیۃ، ص ٣٠٥ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... تفسیرات احمدیۃ، پ٧، المائدۃ، تحت الآیۃ: ٩٥، ص ٣٧٢ پشاور

www.dawateislami.net

یاد رکھیے! چوہا مارنا جائز ہے بلکہ چوہے کو تو حرم میں بھی مارنا جائز ہے[1] اور اسے فاسق کہا گیا ہے۔[2] یہ بِلا ضَرورت لوگوں کی چیزیں کُتَر دیتا اور انہیں نقصان پہنچاتا ہے اور گندگی بھی کرتا ہے لہٰذا اسے مار ڈالنا چاہیے مگر تڑپا تڑپا کر اور آگ میں ڈال کر نہیں بلکہ آسان موت ماریں۔[3]

دُولہا دُلہن کے سلامی لینے کی جائز اور ناجائز صورت

سُوال: کیا دُولہا دُلہن کا اکٹھے بیٹھ کر رِشتے داروں سے سلامی لینا جائز ہے جبکہ اس دَوران مووی اور تصاویر بھی بنتی ہیں اور دُولہا دُلہن غیر مَحْرَم سے بھی سلامی لیتے ہیں؟

جواب: سُوال میں جو صورت پوچھی گئی ہے یہ تو ناجائز ہے کہ نامَحْرَم وہاں موجود ہیں اور دُولہا دُلہن ان سے مل کر سلامی لے رہے ہوتے ہیں۔ دُلہن نامَحْرَم مَردوں کے سامنے ہو اور دُولہا کے سامنے نامَحْرَم عورتیں ہوں اور یہ آپس میں لین دین، مذاق مَسخری کر رہے ہوں، بدنگاہی کا ماحول ہو اور میوزک بھی چل رہا ہو تو اس طرح کا ماحول بنانا گناہ ہے۔ ہاں! اگر صرف گھر کے مَحارم مثلاً ماں بہنیں بیٹھی ہیں اور تَحائف کا لین دین ہو رہا ہے اور وہاں کوئی نامَحْرَم نہیں اور نہ ہی گانے باجے وغیرہ کوئی بے ہودہ حرکت ہو تو پھر جائز ہے۔

نامَحْرَم کی چھینک اور سلام کا جواب دینے کی صورتیں

سُوال: اگر کسی نامَحْرَم کو چھینک آئے تو کیا اس کا جواب دینا چاہیے؟ (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ سے سُوال)

جواب: بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 477 پر ہے: عورت کو اگر چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مَرد اس کا جواب دے، اگر

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۵
2. بخاری، کتاب بدء الخلق، باب خمس من الدواب، فواسق... الخ، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۳۳۱۴ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. حدیثِ پاک میں ہے: پانچ جانور وہ ہیں جنہیں اِحرام میں قتل کرنے والے پر گناہ نہیں: چوہا، کوّا، چیل، بچھو اور دیوانہ کتا۔ (مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب فی الحل والحرم، ص ۴۷۵، حدیث: ۲۸۶۸ دار الکتاب العربی بیروت) اس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مفسر، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ پانچ جانور موذی ہیں یعنی اپنے نفع کے بغیر دوسرے کا نقصان کر دینے والے، ان کا قتل ہر جگہ اور ہر حال میں دُرُست ہے۔ یہ جانور چونکہ اِبتداءً لوگوں کو ستاتے ہیں اور بغیر اپنے نفعے کے لوگوں کا نقصان کر دیتے ہیں لہٰذا انہیں ہر جگہ حِل و حرم اور ہر حالت حلال و احرام میں قتل کر سکتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۹۲ ملتقطاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

جوان ہے تو اِس طرح جواب دے کہ وہ نہ سُنے، مَرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا اگر جوان ہے تو مَرد اس کا جواب اپنے دِل میں دے اور بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے۔[1] اِسی میں صفحہ 461 پر ہے: مَرد اور عورت کی مُلاقات ہو تو مَرد عورت کو سلام کرے اور اگر عورت اَجْنَبِیّہ نے یعنی نامَحْرم عورت نے مَرد کو سلام کیا اور وہ بوڑھی ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ بھی سُنے اور وہ جوان ہو تو اِس طرح جواب دے کہ وہ نہ سُنے۔[2]

رات کو عبادت کرنے میں ڈر لگتا ہو تو کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر رات کو عبادت کرنے میں ڈر لگے اور وَسوسے آئیں تو عبادت کی جائے یا نہیں؟

جواب: اللہ پاک توفیق دے تو رات میں عبادت کرنی چاہیے۔ رہا خوف کا مُعاملہ تو خوف دُور کرنے کے اَسباب اِختیار کیے جائیں مثلاً زیرو کا بلب جَلانے میں خوف آتا ہے تو بڑا بلب جَلا لیا جائے تاکہ مزید روشنی ہو جائے، تنہائی میں ڈر لگتا ہے تو دِیگر گھر والوں کی موجودگی میں عبادت کی جائے۔ یُوں ہی اگر تنہائی میں نماز پڑھنے کی وجہ سے خوف آتا ہے تو ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں گھر والے سو رہے ہوں یا صحن میں نماز پڑھنے کی ترکیب کر لی جائے یا کوئی بھی ایسی صورت اِختیار کی جائے جس سے خوف جاتا رہے۔ ہاں! ایسا خوف جو ہلاک کر دے یا Mind Fail کر دے (یعنی ایسا خوف جس کے سبب دماغ کام کرنا چھوڑ دے) یا اس سے گھبراہٹ کا مَرض ہو جائے تو اِس سے بچنا چاہیے۔ ورنہ معمولی خوف تو بعض اوقات آدمی کو ہوتا ہی ہے جیسے بجلی چلی جائے یا کسی کے چیخنے کی آواز سُن لے تو آدمی ڈر جاتا ہے یہ الگ صورت ہے جو کبھی کبھار پیش آتی ہے۔ بہرحال بیان کردہ مشوروں پر عمل کر کے دیکھیں اللہ پاک نے چاہا تو آسانی ہو گی۔ نیز جب ڈر لگے تو ”یَا رَؤُوْفُ“ کا تھوڑی دیر وِرد کر کے پھر عبادت کی جائے۔

کیا کوئی اِنسان خواب میں جنَّت دیکھ سکتا ہے؟

سُوال: کیا کوئی اِنسان خواب میں جنَّت دیکھ سکتا ہے؟

---

1. فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام و تشمیت العاطس، ۵/۳۲۶
2. فتاویٰ خانیۃ، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی التسبیح و التسلیم...الخ، ۲/۳۷۷ پشاور

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! بالکل دیکھ سکتا ہے، اِس میں کیا حَرج ہے؟ البتہ یہ طے کرنا مشکل ہے کہ دیکھنے والے نے جو دیکھا ہے وہ جنَّت ہی ہے؟ ممکن ہے دیکھنے والے نے کوئی اچھا اور خوش نما باغ دیکھا ہو اور دِل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہو کہ میں اس وقت جنَّت میں ہوں۔ حقیقت میں ہم جنَّت اُسی وقت دیکھیں گے جب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت میں داخل ہوں گے، کیونکہ ہم رَسُوْلُ اللہ کے جنَّت رَسُوْلُ اللہ کی۔

بہر حال بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے اِس طرح کے واقعات ہیں جن میں انہوں نے جنَّتی حوروں وغیرہ کو مُلاحظہ فرمایا ہے۔ یُوں ہی جنَّت میں جانے کے خواب کُتُب میں لکھے ہوئے ہیں لیکن خواب ہمارے لیے دَلیل نہیں۔ حقیقت میں جس ہستی نے جنَّت اور حوروں کو دیکھا ہے وہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ، شَبِ اَسْریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مِعراج کی رات جنَّت کی سیر فرمائی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کسی نے خواب وغیرہ میں کچھ دیکھا تو اس کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے بعینہٖ جنَّت ہی دیکھی ہے۔ یہاں تو عقل بھی جنَّت کا اَندازہ نہیں لگا سکتی کہ جنَّت کیا چیز ہے؟ اور وہ کتنا اعلیٰ مقام ہے؟ کیونکہ ہماری عقلیں ناقص ہیں اور اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقل مُبارک کامل تھی، کامل ہے اور کامل رہے گی۔[1]

یاد رکھیے! جنَّت پر ایمان لانا فرض ہے اگر کوئی جنَّت کا اِنکار کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ہم بے دیکھے غیب پر اِیمان لانے والے ہیں قرآنِ پاک میں ہے: ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ﴾ (پ۱، البقرۃ: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: "بے دیکھے اِیمان لائیں۔" جنَّت بھی ایک غیب ہے اور اللہ پاک تو غَیْبُ الْغَیب ہے ہم اس پر اِیمان لاتے ہیں۔ بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 152 کے حاشیے میں لکھا ہے: یعنی بے دیکھے ورنہ دیکھ کر تو آپ ہی جانیں گے تو جنہوں نے حالتِ حیاتِ دُنیوی ہی میں مُشاہدہ فرمایا (یعنی جنت کو دیکھا) وہ اِس حکم سے مُسْتَثْنٰی ہیں یعنی سِرے سے یہ حکم انہیں شامل ہی نہیں، عَلَی الْخُصُوْص (یعنی خُصُوصاً)

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 71 آسمانی کتب میں لکھا دیکھا کہ اللہ پاک نے دُنیا کی اِبتدا سے لے کر اس کے ختم ہونے تک (یعنی قیامت کے قائم ہونے تک) تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آگے ایسی ہے جیسے تمام دُنیا کے ریگستانوں کے سامنے ریت کا ایک ذرّہ اور بے شک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والے ہیں۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، الباب الثالث، ۱/۴۲۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ ۱۲ منہ

نوافل بھی کھڑے ہو کر پڑھے جائیں

سُوال: نماز کے آخر میں دو نَفل بیٹھ کر کیوں پڑھے جاتے ہیں؟(ایک اسلامی بہن کا سُوال)

جواب: نوافل کھڑے ہو کر ہی پڑھنے چاہئیں کیونکہ کھڑے ہو کر پڑھیں گے تو پورا ثواب ملے گا، اگر بِلا عُذر بیٹھ کر پڑھیں گے تو آدھا ثواب ملے گا۔[1] لہٰذا نوافل بھی کھڑے ہو کر ہی پڑھنے چاہئیں۔ یہ عوام کا خیال ہے کہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے چاہئیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔[2]

مدینہ سب کا ہے

سُوال: ہند اور نیپال کے اسلامی بھائی آپ کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں کہ کیا چل مدینہ کی سعادت ہند کے اسلامی بھائی بھی حاصِل کر سکتے ہیں؟(رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: سُبْحٰنَ اللّٰہ! عاشقانِ رَسول دُنیا میں کہیں بھی ہوں مدینہ سب کا ہے، کسی ایک ملک والوں کا مدینہ نہیں ہے۔ زہے نصیب! انہیں بھی مدینے کی حاضری نصیب ہو جائے۔ مَاشَآءَ اللّٰہ میرے غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ہند سے کثیر عاشقانِ رَسول ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری سے مُشَرَّف ہوتے ہیں۔

---

1. مراۃ المناجیح، ۲/۲۶۶

2. کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا: بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب جواز النافلۃ قائما و قاعدا... الخ، ص ۲۸۹، حدیث: ۱۷۱۵) اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے کہ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غَلَط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رَکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اِس میں اُس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب صلاۃ اللیل... الخ، ص ۲۹۰، حدیث: ۱۷۲۴) صحیح نہیں کہ یہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مخصوصات میں سے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۷۰، حصہ: ۴)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	جنات عموماً ہر جگہ ہوتے ہیں	8
لنگرِ رضویہ کے لیے شتر مُرغ	1	کیانابالغی کی حالت میں کیے ہوئے حج سے فرض حج ادا ہو جاتا ہے؟	9
شُتُر مُرغ کے بارے میں دِلچسپ معلومات	2	کسی کے حج کروا دینے سے فرض حج کب ادا ہوگا؟	9
مسلمان کو شیطان کہنا کیسا؟	2	فیکٹری میں نماز پڑھنے کی جگہ نہ ہونا	10
قرآنِ پاک تحفے میں دینا	3	خالہ سے کس طرح صلح کی جائے؟	10
سجدۂ تلاوت نہ کرنے کی صورت میں ایصالِ ثواب ہو جائے گا؟	3	ذِمّہ داران اور مبلغین کے لیے صِلۂ رحمی کے مَدَنی پھول	10
کاغذ کا اَدَب اور پیداوار؟	3	صُلح کے لیے خود چل کر جانے میں نقصان نہیں فائدہ ہوتا ہے	12
مانگ کر مِسواک کرنا منع ہے	4	مچھلی کے فوائد اور اس کے شرعی اَحکام	13
غرباز کوۃ و صَدَقات نہ لیں تو انہیں کس طرح دیئے جائیں؟	4	جھینگے کا شرعی حکم	14
”اللہ آپ کو اتنا رزق دے کہ آپ سنبھال نہ سکیں“ کہنا کیسا؟	5	ہر وقت غُصّے میں رہنے کا علاج	15
محمد کی جگہ ”M“ لکھنا کیسا ہے؟	5	چوہے کو پکڑ کر بلی کے آگے ڈالنا کیسا؟	16
عورت کی آنکھ پھڑکنے سے شگون لینا کیسا؟	5	دُولہا دُلہن کے سلامی لینے کی جائز اور ناجائز صورت	17
عمرے پر جانے والا حلق کب کروائے؟	6	نامحرم کی چھینک اور سلام کا جواب دینے کی صورتیں	17
حلق یا تقصیر کب واجب ہے؟	6	رات کو عبادت کرنے میں ڈر لگتا ہو تو کیا کیا جائے؟	18
مَدَنی چینل دیکھتے ہوئے تسبیح پڑھنا	6	کیا کوئی اِنسان خواب میں جنّت دیکھ سکتا ہے؟	18
داد و تحسین کے لیے سُبْحٰنَ اللہ! کہنا ذِکر نہیں	7	نوافل بھی کھڑے ہو کر پڑھے جائیں	20
کیا بلیوں کے رونے سے آفت آتی ہے؟	7	مدینہ سب کا ہے	20
بلیاں کیوں روتی ہیں؟	8	❁❁❁	❁

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net